بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نو آزاد جمہوریہ چیچن اچکیریا میں حالات و واقعات اپنے منطقی انجام تک پہنچتے دکھائی دے رہے ہیں۔ چیچن آزادی پسندوں نے بے مثال جرأت اور لازوال قربانیوں کی بدولت دُنیا کی دوسری بڑی طاقت کو اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ "تنازعہ" کا سیاسی حل دریافت کرنے کے لیے ان سے برابری کی بنیاد پر مذاکرات اور بات چیت کا راستہ اختیار کرے۔ چیچنیا کے خلاف دو سالہ استعماری جنگ میں روسیوں کو فوجی شکست سے دوچار کیا جا چکا ہے۔ مذاکرات کی میز پر لڑی جانی والی جنگ میں فریقین بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے اپنے مفادات کے تحفظ کو بہر صورت یقینی بنایا جائے۔

چیچن افواجِ حریت کے سابق سپہ سالار اعلیٰ جناب اسلان مسخادوف کے بطورِ صدرِ چیچنیا انتخاب کے بعد جمہوریہ کی عملاً آزاد حیثیت [de facto independence] کو مطلوبہ دستوری پشت پناہی بھی حاصل ہو چکی ہے۔ اس صورتِ حال میں روسیوں نے ایک بار پھر اپنے اس موقف کو دہرانا شروع کر دیا ہے کہ "چیچنیا تاحال روسی فیڈریشن کا حصّہ ہے"۔ زمینی حقائق بہرحال روسیوں کے اس دعوے کی تائید نہیں کرتے۔ روسیوں کو یہ حقیقت قبول کر لینی چاہیے کہ چیچنیا کے سیاسی مستقبل کے تعین کا فیصلہ اب ان کے ہاتھ میں نہیں رہا ہے۔ وہ اپنے سارے کارڈ کھیل چکے ہیں، اور کھیل کی ہار جیت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نو منتخب چیچن قیادت کو مذاکرات کی میز پر اپنی آزادی و استقلال کے منافی کسی بھی اقدام پر راضی کرنا روسیوں کے لیے ناممکن ثابت ہو رہا ہے۔

چیچن قیادت ماسکو کے ساتھ اقتصادی شعبے میں بامقصد تعاون کے لیے تیار ہے۔ لیکن وہ اپنی فتح کو شکست میں بدلنے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہے۔ [مذاکرات کی میز پر] روسیوں کی طرف سے چیچنیا کی عسکری فتح کو سیاسی شکست میں بدلنے کی کوئی بھی کوشش [بڑی طاقت کی حیثیت سے] ماسکو کی پہلے سے مجروح ساکھ کی مزید تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔